رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

زنانہ اخبار

مِصْبَاح

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے۔ زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر
قاضی اکمل

چندہ
سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

جلد اول	یکم مئی ۱۹۲۷ء ❁ ۲۸ شوال ۱۳۴۵ھ	نمبر ۹

دارالامان کی خبریں

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بہ وجوہ خیریت ہے اس ہفتہ کانفرنس کی مصروفیت رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا درس القرآن الکریم ہر ہفتہ کے دن مستورات میں باقاعدہ ہوتا ہے اور مردوں میں بعد از عصر ہر روز ہوتا ہے گرلز سکولوں کے نتائج امتحان نکل کر باقاعدہ جماعت بندی ہو گئی اور پڑھائی شروع ہے۔ اب حصہ مڈل و پرائمری کے ہیڈ ماسٹر جناب صوفی غلام محمد صاحب جو عربی و انگریزی کے ماہر ہیں نئے سال سے مقرر ہو گئے۔ یہاں ہمارے سکول کی تعلیم یافتہ دو بہنیں بمبئی اپنے خاوندوں کے ساتھ ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے بمبئی میں مدرسہ نسواں میں تعلیم بھی دیتی ہیں ان میں سے بہن بشریٰ بیگم بنت ماسٹر عبدالرحمٰن بی۔اے نے مدرسۃ الخواتین میں بہت ترقی کی اور وہاں پچاس سے زائد انکا گریڈ مقرر ہے۔

نصرت بیگم بنت سید عزیز الرحمٰن صاحب پرائمری میں پڑھاتی ہیں اور ساتھ ساتھ نارمل کی تعلیم بھی حاصل کرتی ہیں دو گھنٹے انکی تعلیم کے مقرر ہیں انکی والدہ صاحبہ جو ایک بہت نیک اور مہاجر خاتون تھیں انتقال کر گئیں یہ خاتون مولانا عبدالرحیم نیر مبلغ افریقہ کی خوشدامن تھیں بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی اللہ تعالیٰ مغفرت فرما

چندہ خاص مجلس مشاورت میں جو تجویز ہوا تھا اسکے لئے ممبرات لجنہ نے بھی انشاء اللہ ایک ہزار تک جمع کر لیا جو صرف لجنہ کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظم

"ذیل کی نظم میری خالہ مرحومہ مغفورہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی ہے جو انہوں نے لجنہ کے اجلاس میں پڑھی تھی اس کو درج اخبار فرمائیں۔
بہنیں اس کو پڑھ کر جہاں کیف و سرور سے بہرہ ور ہوں وہاں وہ تو ہاتھ اٹھا کر پیاری مرحومہ کے لئے ترقی درجات کی دعا مانگیں تاکید شدید ہے۔" والسلام

امۃ الحفیظ اہلیہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب اپر برما مانڈلے

چاہے جو لقا اس کا! ہستی کو فنا کر دے — اور جان حزیں بڑھ کر قدموں پہ فدا کر دے
عصیاں کی کدورت کو دھو آئینۂ دل سے — پھر مصحف دل کو تو تقویٰ سے جلا کر دے
کر صاف یہ دل اپنا اصنام پرستی سے — اس ہدیۂ صافی کو پھر پیش خدا کر دے
جب تک ہے جاں تن میں مت بھول تو عہد اپنا — اسلام کو بالا کر دعوے کو وفا کر دے
غفلت میں پڑا کیوں ہے اٹھ کام سنبھال اپنا — دنیا کے کناروں تک اک حشر بپا کر دے
وہ شاہ امم آیا! وہ فخر رسل آیا! — اتنی تو خبر جا کر اے باد صبا کر دے
تھی گرم خبر جس کے آنے کی وہ آ پہنچا! — جا اٹھ کے بتا سب کو! اور سب میں صدا کر دے
سب گبر و مسلماں کو دے دعوت حق جا کر — اور پیش تو ہر جا پہ یہ خوان ہدیٰ کر دے
جا شربت ایماں دے یورپ کے پیاسوں کو — کہتے تھے سم قاتل! تو آب بقا کر دے
ظلمت ہے گناہوں کی اندھیر کا غلبہ ہے — اٹھ! مشعل رحمت لے! عالم میں ضیا کر دے
وسعت تیری کاموں کی اور زیست کی کوتاہی — یہ دیکھ کہیں جاں کو تن سے نہ جدا کر دے

لے ہاتھ اٹھا اپنا! توفیق کا طالب ہو!
مخفی بھی ترے حق میں مولیٰ سے دعا کر دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مئی ۱۹۲۷ء

مصباح کی اشاعت بڑھاؤ

جو کام کسی کے سپرد کیا جاتا ہے وہ جب تک اس کام کو پورے طور پر کرکے کامیابی حاصل نہیں کر لیتا تب تک اس کو نیند بھر کر سونا کیا چین سے بیٹھنا بھی نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ میری مکرم بہنوں نے یکم اپریل کے اخبار میں "ضروری باتیں" پڑھی ہونگی۔ کہ اگر خواتین چاہتی ہیں کہ ان کا اخبار جلد ہفتہ وار ہو جائے یا مہینے میں دو بار ۲۴ صفحے پر شائع ہو تو ایک بار ہمت کرکے ایک ہزار تک اس کی اشاعت پہنچا دیں۔

مَیں عرض کرتی ہوں کہ جس کا کام ہوتا ہے اسکو خود فکر ہوتا ہے۔ کسی کے کہنے سننے کی ضرورت نہیں اور نہ اس کے متعلق کسی کے کہنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ یہ اخبار ہمارا ہے اس لئے یہ کام بھی ہمارا ہے۔ ہم کو خود کوشش کرکے اسکی اشاعت بڑھانی چاہیئے اور اس وقت تک آرام چین سے ہرگز نہ بیٹھنا چاہیئے جب تک کہ اپنے مصباح کے لئے ایک ہزار خریدار بہم نہ پہنچا لیں۔ یاد رکھو آرام طلبی سے کوشش ہرگز نہیں ہو سکتی اور بغیر کوشش کے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر تم آرام طلبی چاہتی ہو تو کامیابی ناممکن ہے۔ اگر کامیابی چاہتی ہو تو آرام طلبی بالکل چھوڑ دو۔ اور تن من دھن سے رات دن کوشش کرکے پانچ پانچ خریدار پہنچا دو تو ممکن ہے کہ انشاءاللہ ہمارا مصباح خدا کے فضل سے بہت جلد چل نکلے اور تعجب نہیں کہ ایک ماہ میں ایک ہزار شائع ہونے لگے۔ ؎

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اسکے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

ہر شہر اور گاؤں میں اس کی اشاعت پہنچانی ہمارا فرض عین ہے۔ کوئی بہن یہ نہ خیال کرے کہ یہ کام میرا نہیں دوسرے کا ہے بلکہ وہ خیال کیا فرض سمجھے کہ یہ میرا ہی کام ہے کہ مَیں مصباح کی اشاعت بڑھاؤں۔ صرف خود خریدار بنکر خوش نہ ہو بلکہ اپنے فرض بھی ادا کرو۔ خود خریدار بننا بھی بڑی بہادری ہے مگر دوسروں کو خریدار بنانا اس سے بھی زیادہ بہادری اور فرض ادا کرنا ہے جس طرح ہر احمدی کا فرض ہے کہ دوسروں کو تبلیغ کرے۔ اسی طرح ہر مصباحی بہن کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کو خریدار بنائے۔ ہمّتِ مرداں مددِ خدا۔ کوشش کرکے دیکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو کوشش کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہ وقت بیٹھنے کا نہیں ہے کامیابی کی صورت نکالو کوشش کرو اور سوچو کہ کامیابی کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ ہماری حقیقی خوشی بھی اسی میں ہے کہ ہم اپنے اخبار کے لئے خریدار بہم پہنچا کر اپنے آپ کو کامیاب ہوتے دیکھیں۔ دیکھو جب کوئی ہمارے پاس ہمارا عزیز آتا ہے تو اس کا اپنے رشتہ داروں اور ہمسائیوں وغیرہ سے تعارف کراتے ہوئے کس قدر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنے عزیز مصباح کا بھی اپنے رشتہ داروں اور ہمسائیوں سے تعارف کرائیں اور اُن کو خریدار بننے کی ترغیب دیں۔

جو بہنیں وسعت والی ہیں وہ مصباح کی اشاعت میں غریب بہنوں کی مدد پیسے کے ذریعہ سے کریں کیونکہ بعض غریب بہنیں اخبار پڑھنے کا شوق رکھتی ہیں۔ مگر پیسے کی تنگی کی وجہ سے مجبور ہیں۔ جو بہنیں پڑھنا لکھنا نہیں جانتیں وہ پڑھنا لکھنا ضرور سیکھیں۔ اور اس بات سے مایوس ہرگز نہ ہوں کہ اب ہمارا پڑھنے کا وقت نہیں۔ قدم قدم چلکر انسان منزلیں طے کر لیتا ہے اور قطرہ قطرہ سے دریا بہنے لگ جاتے ہیں۔ تو کیا انسان ایک ایک حرف پڑھکر علم حاصل نہیں کر سکتا ضرور کر سکتا ہے۔ علم حاصل کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں جب کسی کو توفیق ملے حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ موت کا تو انسان کو علم نہیں کہ کب آجائے۔ اس لئے قوم کو نیکی کی طرف بڑھاتا رہے اور علم حاصل کرتا رہے وقت کی قدر کرو ایسے قیمتی وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ ع

اپنی اس عمر کو تم نعمت عظمےٰ سمجھو
تا تمھیں بعد میں پھر شکوہ ایام نہ ہو

علم حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر باہر نہیں جا سکتی تو گھر میں ہی اپنے خاوند اور بچوں سے پڑھ لیا کرو۔ مردوں کا بھی فرض ہے کہ وہ سارے دن میں صرف ایک گھنٹہ اپنی بیویوں کی تعلیم کے لئے وقف کریں اور ان کو علم دین سکھا کر جہالت کے گڑھے سے نکالیں۔ اگر مرد عالم ہوں اور بیویاں جاہل ہوں تو مردوں کے علم کا کیا فائدہ؟ مردوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر ہانڈی میں نمک کم یا زیادہ ہو جائے تو ڈنڈا لیکر بیوی کے گرد ہو جاتے ہیں (کیا فرماتے ہیں مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری؟ یہ مبالغہ ہے یا نہیں؟ ایڈیٹر) اور برداشت نہیں کر سکتے ایک وقت بھی ایسی ہانڈی کی استعمال ہو۔ مگر بیوی جاہل اور بے نماز ہو تو کبھی پوچھتے بھی نہیں۔ کیا تعلقات میاں بیوی کا حق یہی ہے؟ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فرائض سمجھنے اور ان کے ادا کرنے کی توفیق دے آمین ؁

خاکسار اہلیہ بقاپوری از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہدات عرفانی

عورتوں کے نقطۂ خیال سے

چندہ کیلئے ایک عورت کی قربانی

قومی اور مذہبی ضروریات کے لئے یہاں کے مرد اور عورتیں جو قربانیاں کرتے ہیں انکی نظیر آسان نہیں۔ ہر مرد اور عورت اپنے مقدور کے موافق ضرورت کے وقت قربانی کر گذرتا ہے اگلے دن ایک شخص نے وائرلیس کے ذریعہ ایک ہسپتال کے لئے کسی ضرورت کی اپیل کی لوگوں نے اس آواز کو سُنا اور اس کی قیمت ایک سو پونڈ کی صورت میں فوراً جمع ہو گئی۔ سب سے عجیب بات یہ تھی کہ ایک عورت نے اپنا سمور کا کوٹ چندہ میں دینے کے لئے فروخت کر ڈالا۔ قدرتی طور پر عورتوں کو زیور اور کپڑے بہت پیارے ہوتے ہیں اور اس ملک میں سمور کا کوٹ تو ایک نعمت سمجھا جاتا ہے اسلئے کہ ملک سخت سرد ہے مگر قومی خدمت کے لئے جو جذبہ تھا اس نے اس کوٹ کو قربان کر دیا۔ یہ روح در اصل تعلیم اور احساس سے پیدا ہوتی ہے۔ احمدی خواتین کی قربانیاں اپنے رنگ میں نہایت شاندار اور قابلِ عزت ہیں اُنہوں نے سلسلہ کی ضروریات کے وقت اپنے زیورات اور پارچات کو قربان کرنے کیلئے ایک منٹ کی بھی دیر نہیں کی۔ لیکن مغرب کی عورت کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے احمدی عورتوں کو ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ انکے سامنے مغربی دہریہ عورت کو اسلام میں ہی داخل کرنیکا کام نہیں بلکہ اسلامی ممالک میں عورتوں میں جو خلاف شریعت آزادی پیدا ہو رہی ہے اسکے خلاف بھی اسے جنگ کرنا پڑیگا۔ اور میں سمجھتا ہوں جب تک بعض عورتوں کو اس مقصد کے لئے تیار نہیں کیا جائیگا صرف مردوں کے لئے یہ کام بہت مشکل ہوتا جائے گا۔

مبلغین کی بیویاں یا تو اس قابل بنائی جاہئیں کہ وہ تبلیغ میں اپنے واجب الاحترام شوہروں کے ساتھ حصہ لے سکیں یا مبلغین +

بیویوں کے لئے سرکاری سکول

جرمن نے ایک نئے سکول کے اجرا کا اعلان کیا ہے یہ سکول بیویوں کے لئے ہو گا اور ایسٹر کی تعطیلات کے بعد کھل جائیگا اس کا نصاب تعلیم صرف ایک سال کے لئے ہو گا اس میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے جائیں گے۔

(۱) کھانا پکانا (۲) خانہ باغ کی باغبانی (۳) علم حفظ صحت اور بچوں کا رکھ رکھاؤ اور تربیت۔

یہ سکول اگرچہ جوان بیویوں کیلئے خصوصاً کھولا جائیگا لیکن غیر شادی شدہ لڑکیاں بھی داخل ہو سکیں گی۔ جو ایک سال کے بعد دوسری تعلیم گاہوں میں ڈگری حاصل کرنے کے لئے جا سکیں گی۔ ہمارے ملک میں ایسی مستورات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تعلیم کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں ہے جو شادی شدہ ہوں۔ اور میرے خیال میں کوئی ضرورت معلوم بھی نہیں ہوتی کیونکہ لڑکیوں کے نصاب تعلیم میں اگر یہ امور داخل کر دیئے جائیں تو کافی ہے۔ بہر حال جرمن کا ایک خاص سکول جاری کرنا بتاتا ہے کہ وہاں کی معاشرت کا پہلو اس قسم کی تعلیمی ضروریات کا محتاج ہے۔

جھریوں کا علاج ایک عورت نے جو مشہور مصنفہ ہے حال میں ایک کتاب چہرہ کی جھریوں کے متعلق لکھ کر شائع کی ہے جو بہت کثرت سے فروخت ہو رہی ہے اس کتاب میں اس نے ایک نکتہ بیان کیا ہے کہ اپنے چہرہ کی جھریوں سے حفاظت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ

شمال کی طرف سر کر کے سویا کرو

میں اس نکتہ کو اس لحاظ سے نہیں لکھ رہا ہوں کہ جھریوں کے علاج کے واسطے انگلستان کی ایجاد ہے بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہمارے گھروں میں عام طور پر عورتیں جانتی ہیں کہ شمال کی طرف پاؤں نہیں کرنے چاہئیں مگر ان بیچاریوں کو یہ معلوم نہیں کہ کیوں؟ وہ اسے ایک نیکی سمجھتی ہیں۔ اور وہم پرست قطب تارہ کی بے ادبی خیال کرتے ہیں کہ اس کی طرف پاؤں ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ قطب شمالی کی طرف سے بہت زبردست بجلی کی رو جنوب کی طرف چلتی ہے جو انسانی صحت پر بہت اچھا اثر ڈالتی ہے اور مختلف قسم کی امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔

ترکی عورتوں میں خودکشی کی کثرت ترکی میں عورتوں کے متعلق جدید قوانین اور آزادی نے اچھا اثر پیدا نہیں کیا۔ ناچ گھروں وغیرہ کے برے نتائج نے بہت جلد نوجوان ترک کی آنکھوں کو کھولدیا ہے اور وہ انسدادی تدبیر میں لگ گیا ہے۔ بہت سے ناچ گھر بند کر دیئے گئے اور اکثر ان پر پولیس کی نگرانی قائم ہو چکی ہے اب ترکی عورتوں میں خودکشی کی کثرت کی خبریں آنے لگی ہیں۔ خودکشی ضعف ایمان کا نشان ہے۔ مومن خودکشی نہیں کر سکتا۔ وہ زندگی کی ہر منزل اور ہر حالت کو اپنے مولیٰ کریم کی کسی ایک یا دوسری شان کا نمونہ یقین کرتا ہے اور وہ قدم آگے بڑھاتا ہے۔

میں جب ان واقعات اور حالات کو پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے احمدی خواتین کے فرائض کی ایک تصویر آجاتی ہے کہ

ان کا کام کتنا بڑا ہے

لوکل خریداران متوجہ ہوں

قادیان میں جو بہنیں مصباح کی خریدار ہیں اور تاحال قیمت نہیں بھجوائی وہ مہربانی فرما کر دفتر میں دو روپے آٹھ آنے بھجوا دیں۔ کیونکہ کافی عرصہ گذر چکا ہے۔ (مینیجر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم تبلیغ کس طرح کر سکتی ہیں؟

میری عزیز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اخبار مصباح کے ذریعے۔ متعدد مضامین سے زیادہ تر اسی بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہم عورتوں کو میدانِ تبلیغ میں کام کرنا چاہیئے اور جس طرح مرد مردوں میں نہایت تن دہی سے فرائض تبلیغ ادا کر رہے ہیں کہ طبیب اور مریض دو تو ہوں لیکن دوائی موجود نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا اور اسی طرح اگر مریض کے پاس ادویات موجود ہوں لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ کس مرض میں کونسی دوائی استعمال کرنی ہے تو جملہ ادویات کا موجود ہونا اس کے واسطے کوئی مفید چیز نہیں ہے ہمیں بھی اسی طرح تین باتوں کی سخت ضرورت ہے۔ پہلی یہ ہے کہ ہم تبلیغ کے قابل ہوں یعنی جملہ مسائل سے پوری واقفیت حاصل کریں۔ اور دلیل دینا سیکھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مریض روحانی موجود ہوں (جو کہ کثرت سے موجود ہیں) تیسری بات یہ ہے کہ استقلال سے ان روحانی مریضوں کے علاج کے درپے ہو جائیں خواہ وہ دوائی پسند کریں یا نہ کریں لیکن ہم پلاتی چلی جائیں اور کام ایک اٹل ارادہ سے شروع کیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہت جلد کچھ کر کے دکھا سکتی ہیں اب ان پر عمل کرنے کے لئے جب ذرا وسیع خیال سے دیکھا جائے تو بالکل چند ایک بہنیں ایسی ہیں جو کچھ تبلیغ کر سکتی ہیں ورنہ بیشمار حصّہ ایسا ہے کہ انہیں تبلیغ کی سخت ضرورت ہے ہزار ہا وہمی خیالوں و رسموں کی پابند ہیں تو گیا ان حالات میں ہمیں امید ہو سکتی ہے کہ ہم بہت جلد کسی معراج ترقی پہنچ جائینگی۔ مَیں کہوں گی کہ اس پر عملدرآمد کرنے سے پہلے اپنی جماعت میں اس طرح سے تبلیغ کا ملکہ پیدا کیا جائے کہ اخبار مصباح ہفتہ وار کر کے ہر نمبر میں کافی صفحہ جات ایسے مسائل کیلئے علیحدہ کیئے جائیں جو عموماً زیادہ ضروری ہیں اس طرح پہلے خود تبلیغ کے قابل بنیں اور پھر دوسروں کو تبلیغ کریں خدا ہم کو اس نیک کام کے قابل بنائے۔ آمین ✧

خاکسار افضل بیگم دختر پیر برکت علی صاحب مرحوم سکنہ پنڈ عزیز ضلع گجرات

مدراس ۱۸ اپریل - عورتوں کی انڈین اسوسی ایشن کا سالانہ جلسہ تھاسوفیکل سوسائٹی اڈیار میں منعقد ہوا ... مختلف قراردادیں پاس ہوئیں۔ گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ جیوری کی خدمات کے لئے عورتوں کو زیادہ حقوق دے ... گورنمنٹ سے بذریعہ درخواست کی گئی - کہ سولہ سال سے کم عمر میں لڑکیوں کی شادی کرنا قانونی جرم قرار دیا جائے - اس جلسے نے ڈاکٹر گور کے مسودہ قانون کی بھی تائید کی - اس جلسے سے آل انڈیا گورنمنٹ سے یہ بھی درخواست کی کردہ ہندو عورتوں کیلئے ایک ایسا قانون وراثت بنا دے جس کے بموجب [illegible] (زمیندار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پٹین بنانے کا طریقہ

اخبار مصباح نمبر ۲ میں کسی بہن صاحبہ نے جو پٹین بنانے کا طریقہ لکھا ہے اسمیں جل جانے کا اندیشہ ہے۔ ایک طریقہ پٹین بنانے کا درج ذیل کیا جاتا ہے جو اس نقص سے پاک ہے ایک کھلے منہ کا برتن مثلاً سلور کا گلاس جو چار انچ اونچا ہو جسکی چوڑائی اونچائی برابر ہو لیکر اس میں چار انڈے اور ڈیڑھ چھٹانک دودھ اور ایک چھٹانک قند سفید ملا کر خوب حل کریں جب حل ہو جائیں تو کھلے منہ کی دیگچی میں تھوڑا سا پانی ڈالکر اس میں وہ گلاس رکھیں اور اس گلاس ... کا منہ موٹے کاغذ سے بند کر کے دیگچی کے اوپر ڈھکنا دے دیں پھر دیگچی کے ڈھکنے پر جلتے ہوئے کوئلے رکھدیں اور دیگچی کے نیچے بھی کوئلے خوب جلادیں اس طریقہ پر نصف گھنٹہ پکنے دیں نہایت عمدہ پٹین طیار ہو گی جلنے کا قطعاً اندیشہ نہیں ہوگا ۔ والسلام

خاکسار افضل بیگم ہمشیرہ محمد یحییٰ

از پنڈ عربی ضلع گجرات۔

مصباح کیلئے خریدار بہم پہنچاؤ (مینجر مصباح)

رشتوں ناطوں کے متعلق عرض

میری مکرم بہنو! میں آپکی توجہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کے مضمون مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۷ء کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ کہ جن بہنوں نے صاحبزادہ صاحب کا مضمون نہ پڑھا ہو۔ برائے مہربانی وہ اب پڑھیں میری محبت سے دلی تمنا ہے۔ کہ رشتوں ناطوں کے متعلق کوئی نہ کوئی حل ضرور ہونا چاہیئے۔ میں نے کئی معزز احمدی خاندانوں میں جوان لڑکیاں دیکھی ہیں۔ جن کو ان کے حسب منشاء بر نہیں ملے۔ اور اپنی لڑکیاں بٹھا رکھی ہیں شکر ہے صاحبزادہ صاحب نے اس پر روشنی ڈالی ہے۔ صاحبزادہ صاحب کی تجویز نہایت ہی عمدہ اور احسن ہے۔ اور اس پر فوراً عمل درآمد کرنا چاہیئے۔ کیا کوئی احمدی بہن اس پر لبیک کہنے کی کوشش کریگی۔ عام طور پر شادیوں میں والدہ کا زیادہ ہاتھ ہوتا ہے۔ اگر وہ اسمیں رکاوٹ نہ ڈالیں تو انکے خاوند انکی بات ماننے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ چونکہ یہ نہایت اہم معاملہ ہے۔ امارت اور غربت کا سوال ہے قومیت کا سوال پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسرے رشتہ کا سوال وغیرہ ایسی باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ جو کہ زیادہ تر امیر گھرانوں پر بوجھل ہیں اس لئے مَیں نہایت ادب سے تمام بہنوں اور خاصکر حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملتمس ہوں کہ وہ اُن امیر احمدی احباب کو جن کی جوان لڑکیاں ابھی تک کنواری بیٹھی ہیں اور جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے پُرانے صحابی بھی ہیں۔ ان کو ترغیب دیں۔ کہ اس پر سب سے پہلے لبیک کہیں:۔ تاکہ دوسرے جو کمزور طبع کے ہیں۔ ان کی نقل کر کے عمل شروع کریں۔ جب تک یہ عمل امیر گھرانوں سے وقوع میں نہیں آتا۔ اس کا رواج نہایت مشکل ہے۔ بلکہ میرے ناقص خیال میں ناممکن ہے۔ مَیں یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ امارت قوم کا خیال رکھنا محض خیال ہی ہے۔ خداوند کریم جس کو چاہے امیر بنادے۔ جس کو چاہے غریب بنا دے۔ قرآن کریم اس کا شاہد ہے:۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

فقط والسّلام

راقمہ ممتاز بیگم اہلیہ سید سردار حسین صاحب اورسیر۔ عارف والہ

انگریز خاتون نے جو چین میں مقیم ہے لکھا ہے:۔ اہل چین عورتوں کی اصلاح میں سرگرمی سے کوشاں ہیں۔ قوانین تزویج و تقسیم جائداد میں ترمیم کرنیکا مسئلہ زیر غور ہے۔ اب والدین کیلئے یہ ممکن نہ ہوگا۔ کہ لڑکیوں کو جائداد سے محروم کردیں یا انکی مرضی کے خلاف انکی شادیاں کردیں۔ بردہ فروشی اور غلامی کی رسم کا تو قطعی استیصال ہو چکا ہے۔ چین میں صنعت و حرفت کا جو دور شروع ہونیوالا ہے۔ اسمیں ابھی سے عورتیں مردوں کے دوش بدوش ہیں (زمیندار)

ورزش

ورزش مرد اور عورت دونو کے لیئے فائدہ مند ہے۔ اس سے تازہ ہوا سانس کے ذریعہ کثرت سے ہمارے پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔ جو ہمارے خون کو صاف کرتی ہے اور جسم کے ہر حصّہ میں صاف خون جانے سے صحت پر بہت عمدہ اثر پڑتا ہے۔ بدہضمی دور ہو کر بھوک خوب لگتی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ہم عورتیں مردوں کی طرح سخت ورزش نہیں کر سکتیں مگر روزانہ ہوا خوری اور پیدل سیر کر کے ورزش کے فائدے حاصل کر سکتی ہیں۔ میرے خیال میں تندرست اور جوان عورت کو کم سے کم تین میل روز سیر کرنی چاہیئے۔ جن بہنوں کو بالکل عادت نہ ہو۔ وہ شروع میں ایک یا آدھ میل سے شروع کریں اور پھر آہستہ آہستہ بڑھاتی جائیں۔ جسطرح صحت قائم رکھنے کے لئے اچھی خوراک یا لباس کی ضرورت ہے۔ اُسی طرح بلکہ اُس سے بڑھ کر تازہ ہوا کی ہمارے پھیپھڑوں کو ضرورت ہے صاف ہوا گھروں سے باہر کھیتوں۔ میدانوں میں ملتی ہے۔ آبادی میں کم ہوتی ہے۔ اسلیئے ہم عورتوں کے لئے برعایت پردہ روزمرہ کچھ نہ کچھ لازمی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو بہنیں گھر کے کام کاج میں مگن رہتی ہیں اور سیر کے لئے کوئی وقت نہیں نکالتیں انہیں طرح طرح کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ جن سے انکی عمریں کم ہو جاتی ہیں اور اولاد پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ پس میں اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی وقت نکال کر تازہ ہوا کھانے کے لئے روزانہ باہر جانے کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ اگر ہماری صحت اچھی ہو تو ہماری اولادیں جن کے ہاتھ میں سلسلہ پاک کی آئندہ باگ ہوگی طاقتور ہونگی۔ اور اگر ہماری نیت صحت کے اچھا بنانے میں یہ ہو کہ ہماری اولادیں مضبوط ہوں تا دین کی خدمت کرتے وقت ہر دکھ اٹھا سکیں اور ہم خود بھی دینی خدمت کر سکیں تو یقیناً ہم ثواب کی حقدار بھی ہوجائینگی اور ہماری اپنی طبیعتیں بھی اچھی رہیں گی۔

آج کل امیر گھرانوں میں اگر ایک بہن کو کسی دوسری بہن کی ملاقات کے لئے شہر کے کسی محلہ میں جانا پڑے تو سواری کے لئے تانگہ یا ڈولی کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ جس سے صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے اور پیسے بھی زیادہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنی طاقت کے موافق پیدل چل کر اپنی بہنوں کو ملنے کے لئے جائیں تو ہم اپنی صحت بھی اچھی بنا سکتے ہیں اور وہی کرایہ کے پیسے بچا کر دین کی خدمت کے لئے بھیج سکتے ہیں۔

میرا اپنا تجربہ ہے کہ مجھے سیر سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ سستی نام کو نہیں رہتی۔ پچھلے مہینہ میں نے ارادہ کیا کہ نوشہرہ جا کر میں بہن مریم بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب کلارک رشٹڈ انچارج کو اور دوسری احمدی بہنوں کو مل آؤں۔ چنانچہ میں اپنے خاوند ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب اور اپنے بچوں سمیت اپنے ہسپتال سے ریل کے سٹیشن کی طرف پیدل چل پڑی یہ راستہ ایک میل سے زیادہ نہ تھا۔ چھوٹے بچہ کو اٹھا کر سٹیشن تک آرام سے پہنچ گئی۔ رسالپور سے نوشہرہ بذریعہ ریل پہنچ کر آگے بہن مریم بی بی صاحبہ کے مکان پر پیدل پہنچ گئی۔ اس بہن کا مکان سٹیشن نوشہرہ سے بالکل قریب تھا۔ وہاں سے ہماری نوشہرہ کی احمدیہ انجمن کا مکان ایک میل سے زیادہ ہی ہوگا۔ میں نے کچھ دیر ٹھیر کر دوسری بہنوں کی ملاقات کے لئے جانے کا ارادہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ پیدل ہی جاؤں گی۔ غرض وہاں بھی آسانی سے پیدل چلی گئی۔ اور ایک بچہ اس دفعہ بھی گود میں تھا۔ ڈاکٹر صاحب پیدل چلنے سے کتراتے تھے مگر میں نے ان کو بھی ساتھ پیدل لیا اور اپنی بہنوں کو مکرمی شیخ احمد اللہ صاحب کے مکان پر مل کر اسی طرح پہلی جگہ واپس آگئی۔ چونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے سیر کی خوب عادت تھی۔ مجھے تکلیف ذرا بھی محسوس نہ ہوئی۔ پھر اگلی صبح رسالپور واپس چلی گئی اور ریل کے سٹیشن سے واپسی کے وقت بھی ہسپتال تک پیدل ہی چل کر گئی۔ اس چھوٹے سے سفر میں کچھ پیدل چلنے کے سبب مجھے وہ بدہضمی کی شکایت جو دو دن پہلے تھی۔ دور ہو گئی۔ ساتھ ہی تانگہ وغیرہ کے پیسے جو قریباً بارہ آنے بنتے۔ بچا لائی۔ مگر میں نے ڈاکٹر صاحب سے یہ بارہ آنے وصول کر لئے اور اب بارہ آنے کے ٹکٹ مینجر صاحب کی خدمت میں اسی مضمون کے ساتھ بھیج رہی ہوں تاکہ مصباح فنڈ میں داخل کر کے کسی غریب بہن کو فائدہ پہنچایا جا سکے اور اس میری مثال سے میری اور بہنوں کو بھی تحریک ہو۔

میرے خیال میں اگر ہم اپنے شوہروں سے اسی طرح پیسے وصول کر کے خدمتِ دین میں بھیجیں تو نہ ہی کسی شوہر کو برا معلوم ہو گا اور نہ ہی کوئی بہن معترض ہو گی۔ جیسا کہ ایک بہن کے اپنے شوہر کے بوٹ صاف کر کے پیسے وصول کرنے پر ایک محترمہ بہن کو شکایت کی گنجائش ہوئی ہے یا مردوں میں کھلبلی مچ گئی ہے جیسے اُن بہن صاحبہ نے پچھلے مصباح میں لکھا ہے۔ مجھے تو اس بہن کے ایثار پر رشک آتا ہے۔ جو دین کی خدمت کے لئے بوٹ تک صاف کرنا برا نہیں سمجھتی۔

پس میں ایک بار اور زور سے اپنی بہنوں سے عرض کرتی ہوں کہ وہ سیر بلا ناغہ شروع دیں اور چھوٹے موٹے سفر میں اپنی طاقت کے مطابق پیدل چل کر اپنی صحت بھی ٹھیک کریں اور اس طرح کرایہ کے پیسے بچا کر دین کی خدمت میں حصہ لینے کی کوشش کریں۔

دعاؤں کی خواستگار عاجزہ صغریٰ بیگم
اہلیہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب از رسالپور
ضلع پشاور ۔ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۷ء

مرگ مفاجات

ایک سعید احمدی لڑکی کی ناگہانی موت

بہن نے بھائی پر جان قربان کر دی

۲ اپریل ۱۹۲۷ء (ہفتہ) کی شام لاہور کے ایک مشہور احمدی خاندان کی ایک باعصمت وعفت نوجوان لڑکی کے لئے شامِ جوانی ہی نہیں شامِ زندگانی ثابت ہوئی جبکہ ایک کھلتی کلی کسی خزاں دیدہ گل کی طرح عین موسمِ بہار میں آن کی آن میں مرجھا گئی۔

عزیزۃ القدر منوّر اختر بیگم صبح کو ہنسی کھیلتی اٹھی۔ عبادات صباحی کو سرانجام دیا۔ گھر کا کاروبار توڑ چڑھایا۔ بوڑھے ماں باپ کی خدمت کی۔ بیمار بھائی کی تیمارداری کا فرض ادا کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید بر دروازہ پر تھی۔ ضروریات عید کا انصرام کیا۔ شام ہوگئی۔ فریضۂ شام ادا کیا۔ کھانا پکایا خود کھایا۔ گھر کے لوگوں اور مہمانوں کو کھلایا لیکن ابھی باورچی خانہ سے مکمل فراغت نصیب نہ ہوئی تھی کہ بیمار بھائی کا تنفس بگڑا ماں بیٹی اور حالی موالی کا دل دہل گیا۔ نوجوان بچے کی اس حالتِ غیر سے طبعی تقاضا کی بدولت سب کے آنسو رواں ہو گئے۔ منوّر اختر بیگم کی آنکھیں بھی دریائے اشک میں نہانے لگیں۔

ہائے! منوّر اختر بیگم کی آنکھیں تو زار و قطار آنسو بہا رہی تھیں لیکن قضاء منوّر اختر بیگم کی کھڑی کھل کھلا کر ہنس رہی تھی کہ جو آنکھیں چھما چھم آنسو بہا رہی ہیں ابھی ابھی خود کھڑی پتھرا جائیں گی روتی روتی بھائی کی چارپائی سے ہٹ کر جو صحن مکان میں تھی اندر کمرے میں آ بیٹھی بیٹھنا تھا کہ تیر قضا کمان سے نکلا اور اپنے بیکس نشانہ پر آ لگا۔ آہ! وہ آنکھیں جو ابھی ابھی بھائی کی حالت دیکھ کر نیر بہا رہی تھیں پیک اجل کی ملاقات سے بجائے نیر کے نیل بہانے لگیں۔ کھانسی نہیں۔ بخار نہیں درد نہیں۔ صرف بھائی کا حال دیکھا گیا ایک ڈاکٹر ایک ہمجولی کی جھولی میں گری۔ اٹھایا چارپائی پر لٹایا۔ دو ہچکیاں لیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور وہ جو ابھی ایک سیکنڈ نہیں گذرا تھا کہ نسائیات کی ایک مکمل مورت تھی آنکھ جھپکنے میں مٹی کا گھروندا بن کر رہ گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حیات! انسانی حیات!! کہ جس کے لئے انسان ہر وقت سراپا خواہش بنا رہتا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ اک بلبلہ ہے پانی کا۔

سچ ہے ؎

اذان جنازے کی کہتے ہیں وقت پیدائش
حیات وقفہ ہے بین الاذان والتکبیر

مرگئی۔ زندہ ہے۔ ضعف ہوگیا۔ غش آگیا۔ سکتہ پڑگیا۔ یہ مختلف آوازیں تھیں جو اس دردناک نظارے کے وقت مختلف زبانوں سے نکل رہی تھیں۔ خود بھی تدبیریں کیں۔ اطباء بھی بلوائے فصد بھی کھلوائے۔ نخلخے بھی سونگھائے۔ آئینے بھی ناک کے سامنے رکھے بجلی کے عمل بھی کیئے غرض بہتیری تدبیریں کیں مگر سب اکارت۔

وہ گذر گئی اور دوسرے دن کی شام سے پہلے پہلے اپنے خاندانی قبرستان واقع میانی صاحب لاہور میں دفن ہوئی۔ ہائے وہ ماں تو زندہ ہی مر گئی جو بیٹی کے بیاہ شادی میں مصروف ہو جو بیٹی کے سہاگ کا انتظار مشتاق دل کے ساتھ کھینچ رہی ہو۔ مگر سہاگ کی جگہ جسے بیٹی کو سپرد خاک کرنا پڑ جائے۔ جو نوشہ کی جگہ بیٹی کا لاشہ دیکھنے پر مجبور ہو۔ منوّر اختر بیگم کی ماں کی حالت کا اندازہ تو لگاؤ اور خاصکر اس حالت میں کہ جب اسکے ہمدرد بچے کوئی بچپن میں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی جوان ہو کر پہلے فوت ہو چکے ہوں اور اب یہ جوان بھی جان ہار بیٹھی ۔ اُدھر بیٹے کی حالت نازک ۔ اِدھر بیٹی کا مُردہ جسم ۔ دو آنکھیں ہیں اور دو ہی خوفناک نظارے اسکے سامنے ہیں ۔ اگر بیٹے کی حالت غیر ہونے سے دل چھریاں چل رہی ہیں تو بیٹی کا مُردہ جسم کلیجے پر بھالے کی انی سے ضربیں لگا رہا ہے۔

یہ منوّر اختر بیگم کون ہے؟ مصباحی بہنو! یہ مصباحی تحریک کی ایک ممبر ہے جو میاں سراج الدین صاحب لاہور بیرون دہلی دروازہ کی لڑکی (اور میاں محمد شریف صاحب افسر مال گجرات پنجاب کی ہمشیرہ) ہے جو اس طرح بھائی پر اپنی جان قربان کر گئی۔

جس خاندان سے منوّر اختر بیگم تعلق رکھتی تھی وہ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے پہلے ماننے والے لوگوں میں سے ہے اس لئے مرحومہ کہ جس کی عمر ابھی اٹھارہ سال کی تھی پیدائشی احمدی تھی ۔ مرحومہ نے لاہور کے ایک زنانہ اسلامیہ مکتب میں تعلیم پائی لیکن تکمیل گھر پر کی قرآن باترجمہ پڑھا بخاری کا درس بھائی عبدالعزیز صاحب سے نقل لیا ۔ انگریزی اپنے ابا سے سیکھی ۔ زنانہ دستکاریاں کچھ تو خاص ایک استانی کی نگرانی میں اور کچھ اپنی ذکاوت اور محنت سے حاصل کیں اور امور خانہ داری کے سرانجام دینے کا سلیقہ بھی بدرجہ کمال تھا۔

دو اڑھائی سال ہوئے مرحومہ نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ہائی پروفیشنسی اِن اُردو کے لئے آمادگی ظاہر کی بلکہ کچھ تیاری بھی کر لی مگر بعد ازاں کچھ ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ امتحان میں شامل نہ ہو سکی ۔ مرحومہ لٹریری مذاق کی لڑکی تھی ۔ وہ مضامین لکھا کرتی ۔ مگر غیر شادی شدہ ہونیکا حجاب انہیں طبع کرانے کی جرأت نہ پیدا ہونے دیتا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف کے علاوہ مرحومہ الفضل کو بھی باقاعدہ پڑھتی تھی جو اسکے لئے لاہور کی ایجنسی کے ذریعہ خریدا جاتا ۔ مصباح کے جاری ہونے پر اس کا یہ خیال تھا کہ جب تک اسکے بعض مضامین کو ختم نہ کر لیتی کسی اور کام کو ہاتھ نہ لگاتی اور اگر کوئی کچھ کہتا تو ہنس کے جواب دیتی کہ پہلے مجھے اپنی احمدی بہنوں کے متعلق معلوم کر لینے دو کہ وہ کیا کر رہی ہیں ۔

گھر میں اگر مہمان آجائیں خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اور کسی حیثیت کے کیوں نہ ہوں سب کے لئے وہ ایک ساں خوش ہوتی نہ انکی کثرت سے گھبراتی اور نہ انکی حیثیت کے ادنیٰ ہونے سے انکی مدارات میں فرق پیدا کرتی ۔ میں نے دیکھا ہے جب گھر میں مہمان آتے تو اسکے چہرہ پر تبسم و انبساط کے آثار ظاہر ہو جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خوش ہو جاتی کہ شکر ہے خدا کا مجھے مہمانوں کی خدمت کرنے کا موقع ملا - وہ اپنے بوڑھے والدین کی خدمتگذاری کو بھی اپنا فرض سمجھتی - کتنی بھی وہ تھکی ماندی ہو اپنے آرام پر اپنے والدین کے آرام کو مقدم سمجھتی -

مرحومہ نے اپنی موت سے تین دن پہلے ایک خواب دیکھا جس کا صرف اتنا حصہ اس نے اپنی چھوٹی بھاوج کو کہ جو اسکی ہم عمر تھی سُنایا کہ تین دن کے بعد یا شائد تین سال کے بعد میری شادی ہو جائیگی - اسکی بھاوج بیان کرتی ہے کہ اس خواب کے متعلق وہ کچھ اور بھی بیان کرنا چاہتی تھی مگر حجاب کے باعث اُسے بیان نہ کیا - بے شک بظاہر حجاب مانع ہُوا - لیکن درحقیقت یہ ایک تصرف الٰہی تھا کہ اسی قدر حصہ خواب کا ظاہر کرنے کی اسے توفیق ملی جو کسی پیش آئندہ واقعہ پر دلالت کرتا تھا - ورنہ ایک غیر شادی شدہ لڑکی تو اسے بھی بیان نہ کرسکتی تھی - اور وہ پیش آئندہ واقعہ اسکی اپنی موت ہی تھا جو ٹھیک اس خواب کے تیسرے دن آناً فاناً واقع ہو گیا -

مرحومہ جہاں بڑوں کا ادب اور عزت کرتی وہاں بچوں سے بھی محبت اور پیار سے پیش آتی - میری رفیق زندگی محمودہ بیگم کے فوت ہونے کے بعد (خدا اُسے غریق رحمت کرے اور اپنا قرب عطا فرمائے) جب وہ میری دونو لڑکیوں رضیہ سلطانہ بیگم و نصرت جہان بیگم کو دیکھتی محبت سے پیش آتی اور ان کے سر پر مہر کا ہاتھ پھیرتی اور یہی سلوک اسکا دوسرے بچوں سے تھا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مرحومہ میں بچوں کے لئے شفقت اور محبت کا مادہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا تھا -

مرحومہ میرے بن ماں کے بچوں کے سر پر دست مہر پھیرتی تھی مَیں مرحومہ کے لیئے دستِ دعا اُٹھاتا ہوں کہ الٰہی تُو اس پارسا - متقی - پرہیزگار اور عفیفہ احمدی لڑکی کی مغفرت فرما - اسکے بیمار بھائی کو صحت اور اسکے بوڑھے ماں باپ کو صبر جمیل بخش - اور یہی درخواست مَیں مرحومہ کی جملہ مصباحی بہنوں سے کرتا ہوں کہ وہ بھی اسکے لئے ایسی ہی دُعا فرمائیں -

منوّر اختر بیگم کا یہ چچیرا بھائی جو اسکے بعد بچشم تر اس کے سرسری حالات مصباحی بہنوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی روح کو ثواب پہنچانے کے واسطے کسی مصباح پڑھنے کی شائق مگر نادار لڑکی کے نام ایک سال کے لئے مصباح جاری کرواتا ہے - اگر کسی ایسی لڑکی کا پتہ کوئی بہن تحریر فرمائیں جو فی الواقع مستحق ہو تو مَیں مشکور ہوں گا - والسّلام

مرحومہ کا دلفگار بھائی خاکسار نذیر احمد چغتائی
اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل - قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید با ترجمہ پڑھنا

تہذیب النسواں میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس کا خلاصہ راقمہ مضمون ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:۔

"میرا خیال تھا۔ کہ چھوٹی لڑکیوں اور بچوں کو بھی قرآن مجید معنی کے ساتھ پڑھاؤں۔ مگر شروع کے سیپاروں ہی میں مرد اور عورت کے باہمی تعلقات کے مسائل کھول کھول کر بیان ہوئے ہیں۔ جن میں سے بعض باتیں بچوں کی سمجھ سے باہر ہیں۔ اور بعض ان کو بتلائی نہیں جا سکتیں۔ اور ان مسائل کا علم بچوں کو سمجھانا بھی مشکل ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ تجربہ کسی اور بہن کو بھی ہوا ہے یا نہیں۔ اور اگر ہوا۔ تو انہوں نے کیا طریقہ اختیار کیا۔ آیا پہلے سے کچھ حصے درس سے خارج کر دیئے۔ یا ان کو پڑھایا۔ اور پڑھایا۔ تو کیونکر پڑھایا اور سمجھایا۔ اس بارے میں ناظرات تہذیب سے اور نیز منیجر صاحب قبلہ سے مشورہ چاہتی ہوں۔ کہ اگر بچوں کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا جائے۔ تو ان حصوں کا کیا کیا جائے۔ جن میں مرد و عورت اور زن و شوہر کے باہم تعلقات کی بابت احکام ہیں۔ یہ احکام بوجہ شرم و لحاظ ہرگز نہیں سمجھائے جا سکتے ہیں۔ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے۔ کہ عرب کے بچے بھی ان اصطلاحوں کو نہ سمجھ سکتے ہونگے۔ میں اس بارے میں باوجود بہت غور کرنے کے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ ایک ہی صورت سمجھ میں آتی ہے۔ کہ پہلے ہی سے ایسے حصوں پر نشان کر لیا جائے اور ان حصوں کو سبقوں کے سلسلے میں حذف کر دیا جائے"۔

ایڈیٹر۔ میں تعلیم یافتہ مصباحی بہنوں خصوصاً سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور دیگر خواتین خاندان خلافت و نبوت کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اس مضمون پر قلم اٹھائیں۔ کیا فی الواقعہ قرآن مجید کے ابتداء میں ایسے مقامات ہیں جو نابالغ بچیوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں یا وہ زنانہ شرم و حیا کے خلاف ہیں۔ یا یہ محض ناسمجھی اور بے ادبی کی بات ہے جو زبان قلم پر آگئی ہے۔

مفید بات

جو لوگ مسوڑے نازک ہونیکی وجہ سے آئے دن کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں۔ وہ اگر پھٹکری ملے ہوئے پانی سے ہر روز غرارے کریں تو انکے مسوڑے مضبوط ہو جائیں۔

بعض لوگوں کے ہاتھوں میں پسینہ بہت آتا ہے اور وہ اس شکایت سے بہت پریشان ہوتے ہیں اگر ویسی ہی پھٹکری پانی میں ملا کر وہ اس سے ہاتھ دھویا کریں تو انکی شکایت بڑی حد تک دور ہو جائے گی (تہذیب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکیب نان ختائی

گھی پاؤ سیر - شکر آدھ سیر - میدہ آدھ سیر - شکر اور میدہ صاف ہونا ضروری ہے - ورنہ نان ختائیاں سیاہ ہونگی - شکر موٹی ہو - تو اسکو باریک پیس لیں - اوّل گھی خوب پھینٹیں - جب گھی پھول جائے - تب شکر ڈال کر کم سے کم ایک آدھ گھنٹہ پھر پھینٹیں - اس کے بعد میدہ ملا دیا جائے - میدہ ملا کر جس طرح باجرے کا آٹا ملتے ہیں - ملنا چاہیئے پھر اگر روٹی کی طرح بنانا منظور ہے - تو ...... آدھ آدھ پاؤ کی روٹی بنالیں - یا جس قدر بھی بڑی یا چھوٹی بنانا ہو کاغذ پر رکھ کر بہت خوبصورت گول گول بنالیں - اسکے بعد پستے باریک کاٹ کر اس پر ہر قسم کے پھول یا بیل جو بھی منظور ہو - پستے دبا کر اس ترکیب سے بنائیں - کہ پکنے پر پھولنے سے پستہ نہ نکل جائے - روٹی یا نان ختایاں ایک طباق میں رکھ کر دوسرا طباق اسی کے برابر ڈھک کر طباق کے اوپر بہت سی چھپٹیاں لکڑی کی جلادی جائیں - طباق کو دو اینٹ پر رکھ دیا جائے - طباق کے نیچے دو اینٹ کے درمیان کوئلے کی ہلکی آنچ دینے سے نان ختائی جل جائیگی - اوپر آنچ کم دینے سے پھولے گی نہیں - طباق کے اوپر خوب آنچ ہونا لازمی ہے - روٹی یا نان ختائی کاغذ سمیت طباق میں رکھ کر پکانا چاہیئے - ٹھنڈی ہونے پر طباق سے نکال لینا چاہیئے - ورنہ ٹوٹ جائے گی - یہ جاڑے کے موسم میں اچھی پکتی ہیں - مگر بہت صفائی سے پکانا چاہیئے - ورنہ میلی بدنما معلوم ہوتی ہیں - آٹے کی روٹی سے برابر کاغذ - ہاتھ پونچھتے رہیں - اور پانی مطلق نہ لگے ؎

بیگم مسعود احمد رشید صاحب از دہلی

عورتوں میں کشتی رانی کا مقابلہ

کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں کے طلباء میں ہر سال کشتی رانی کے معرکے اور مقابلے ہوتے ہیں اب تک لڑکوں میں یہ مقابلہ ہوتا تھا مگر اب ان یونیورسٹیوں کی لڑکیوں نے بھی مقابلہ میں آگے بڑھنے کا قصد کر لیا ہے چنانچہ اس سال ہر دو یونیورسٹی کی ٹیمیں مقابلہ کے لئے آئیں آکسفورڈ کی ٹیم نے کیمبرج کی ٹیم سے بازی جیت لی - میں نے اس مقابلہ کی تصاویر ایڈیٹر صاحب مصباح کو بھیجدی ہیں عورت یہاں تو ہر کام میں حصہ لیتی ہے شہسواری کے کرتب بے نظیر دکھاتی ہے تمام مردانہ کھیلوں اور مشغلوں میں وہ آگے بڑھ رہی ہیں اسکو افراط سمجھتا ہوں البتہ عورتوں کو اپنی صحت کے بقا اور اپنی حفاظت اور عصمت کیلئے جسقدر ورزشی امور کی ضرورت ہے وہ سب اسکو آنے چاہئیں گھوڑے کی سواری اور دشمن کے حملے میں اپنی بچاؤ کے لئے بعض فنون کا سکھایا جانا ضروری ہے ؎

(منشی عبدالرحمن صاحب [illegible])

نتیجہ سالانہ امتحان کلاس خواتین قادیان

جماعت سے یہ امر مخفی نہیں
ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
کے خاص ارشاد کے ماتحت
قادیان میں ۲ دو سال سے بڑی
عمر کی لڑکیوں اور مستورات کے
لئے ایک سپیشل کلاس جاری ہے
جس میں ان کو عربی اور انگریزی
اور تاریخ جغرافیہ کی تعلیم دی
جاتی ہے۔ شروع میں اس
سے غرض کہ خواتین میں تعلیم کی طرف
خاص توجہ پیدا ہو جائے حضرت
خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ خود بھی اپنے
قیمتی وقت میں سے کچھ حصہ اس
کلاس کی تعلیم کے لئے دیتے
رہے ہیں۔ گذشتہ سال اس کلاس
میں بوقت سالانہ امتحان اکیس ۲۱
خواتین تھیں جس میں سے چودہ
پاس ہوئیں اور چار کو رعایۃً
ترقی دی گئی اور تین فیل ہوئیں
اور اس سال تیرہ خواتین شامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحان ہوئیں اور دو رخصت پر تھیں جن کا بعد میں امتحان ہوگا - ان تیرہ خواتین کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے:-

نمبر	نام طالبات	عربی ۲۰۰	انگریزی ۲۰۰	تاریخ ۱۰۰	جغرافیہ ۱۰۰	کل میزان ۶۰۰	کیفیت
۱	ناصرہ بیگم بنت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ	۱۰۰	۹۴	۳۳	۵۴	۲۸۱	پاس
۲	حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ	۵۴	×	۲۵	۱۶	۹۵/۴۰۰	فیل
۳	بنت مرزا بشیر احمد ..... ناظر تعلیم	۹۵	۱۱۶	۳۴	۵۰	۲۹۵	پاس
۴	اہلیہ مرزا گل محمد صاحب	۹۸	۱۲۱	۴۵	۴۰	۳۰۴	پاس
۵	مبارکہ بیگم بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری	۱۴۴	۱۵۹	۶۱	۵۵	۴۱۹	پاس - اول نمبر پر
۶	امۃ العزیز بیگم بنت قاضی عبدالرحیم صاحب	۱۲۹	۱۵۱	۳۳	۲۰	۳۳۳	رعایتی ترقی دی گئی
۷	زبیدہ خاتون بنت خان ذوالفقار علی خان صاحب	۸۳	۱۰۰	۴۰	۲۸	۲۵۱	پاس
۸	سعیدہ بیگم بنت مفتی محمد صادق صاحب	۵۶	۶۷	۲۰	۱۲	۱۵۵	فیل
۹	آمنہ بیگم بنت چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے	۸۰	۱۰۴	۱۲	۳۹	۲۳۵	رعایتی ترقی دی گئی
۱۰	بیوہ مولوی حکیم غلام محمد صاحب مرحوم	۷۲	۵۸	۳۳	۴۶	۲۰۹	رعایتی ترقی دی گئی
۱۱	محمدی بیگم بنت منشی شادی خان صاحب	۹۹	۴۶	۵۶	۳۲	۲۲۳	رعایتی ترقی دی گئی
۱۲	اہلیہ سید محمد افضل شاہ صاحب	۶۳	۴۰	۲۲	۳۰	۱۵۵	فیل
۱۳	امۃ الرحمن بیگم بنت مستری اللہ بخش صاحب	۵۹	۷۰	۲۳	۲۸	۱۸۰	فیل
۱۴	حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ	بیمار تھیں اب امتحان دینگی					
۱۵	بلقیس خاتون بنت بابو فیروز علی صاحب	بیمار تھیں اب امتحان دینگی					

اس جگہ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ناصرہ بیگم بنت حضرت خلیفۃ المسیح اور زبیدہ خاتون بنت خان ذوالفقار علیخان صاحب نے اپنے گذشتہ سال کے نتیجہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایاں ترقی کی ہے چنانچہ گذشتہ سال عزیزہ ناصرہ بیگم ۱۲ بارھویں نمبر پر تھیں اور اس دفعہ ۴ چوتھے نمبر پر ہیں اور زبیدہ خاتون گذشتہ سال ۱۳ تیرھویں نمبر پر تھیں لیکن اس دفعہ ۵ پانچویں پر ہیں۔ عزیزہ امۃ السّلام جو میری لڑکی ہے اس جہت سے نمایاں ہے کہ اس کی حالت شروع سے لیکر اس وقت تک قریباً ایک سی اچھی رہی ہے یعنی گذشتہ سال وہ دوئم نمبر پر تھی اور اس دفعہ سوئم ہے اور باوجود بچے کی پیدائیش کی وجہ سے بہت سا حرج ہو جانے کے یہ نتیجہ عمدہ سمجھا جانا چاہیئے۔ اسی طرح گذشتہ سال مبارکہ بیگم اوّل نمبر پر رہی تھیں اور اس سال بھی اوّل ہیں اور جیسا کہ نتیجہ سے ظاہر ہے انہوں نے کسی مضمون

میں بھی کسی دوسری خاتون کو آگے نکلنے نہیں دیا۔ یہ امر جہاں خود مبارکہ بیگم کے لئے نہایت درجہ قابل مبارکبادی ہے وہاں میں سمجھتا ہوں کہ وہ دوسری طالبات کے لئے ایک جائز غیرت کے اظہار کا بھی عمدہ موقعہ پیدا کرتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آیندہ سالانہ امتحان میں وہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گی۔

امۃ العزیز بیگم بھی ہماری خاص طالبات میں سے ہیں اور انگریزی اور عربی میں انہوں نے اچھا نتیجہ پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ تاریخ اور جغرافیہ کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی جسکی وجہ سے ان کے مجموعی نتیجہ کو بہت صدمہ پہنچا ہے۔ اہلیہ صاحبہ عزیزم مرزا گل محمد صاحب کا یہ پہلا سالانہ امتحان تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کا دوئم رہنا یقیناً قابلِ تعریف ہے۔ فیل ہونے والی طالبات میں سے سوائے اہلیہ سید افضل شاہ صاحب کے جن کے متعلق بے توجہی اور کمی محنت کی کوئی شکایت نہیں پیدا ہوئی باقی طالبات خصوصاً حرم رابع حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور سعیدہ بیگم بنت مفتی صاحب یقیناً ایک حد تک غفلت اور بے توجہی کی مرتکب ہوئی ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ فیل ہوتیں (م - کیونکہ وہ دو مضمونوں میں) اور چونکہ اب ان کو دوسری فیل ہونیوالی طالبات کے ساتھ تین مہینے کے لئے جماعت میں بیٹھنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس عرصہ میں وہ خاص طور پر محنت کر کے اپنی کمی کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائینگی۔ اس جگہ میں یہ بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ پرچے دیکھنے میں کافی سختی برتی جاتی ہے اور پاس ہونے کے لئے تینتیس ۳۳ فی صدی نمبر لینے ضروری ہیں

اس نوٹ کے ختم کرنے سے قبل میں مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ خواتین کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کی توجہ اور باقاعدگی کا اس مدرسہ کی کامیابی میں بہت کچھ دخل ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء

آئندہ سال کے لئے نصاب میں کسی قدر تبدیلی کر کے بعض دوسرے مضامین بھی داخل نصاب کئے گئے ہیں ۔

مرزا بشیر احمد
ناظر تعلیم و تربیت
۲۷-۴-۲۷

(ضیاء الاسلام پریس قادیان)